بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ، عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۳۲۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۳۰ شعبان ۱۳۹۹ھ ٭ ۲۶ وفا ۱۳۵۸ہش ٭ ۲۶ جولائی ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۶۹

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم جواہر الکلام

جو خدائی نشانوں کی قدر نہیں کرتا وہ دشمن سے پہلے ہلاک ہوگا

خدا تعالیٰ کے نشانات کو عزت و عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور استغفار کرو

ارشادِ باری تعالیٰ

(۱) وَاَمْطَرْنَا عَلَیْہِمْ مَّطَرًا فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُجْرِمِیْنَ ○ (اعراف آیت ۸۵)

ترجمہ:- اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) ایک بارش (زلزلہ کی وجہ سے) برسائی۔ پس دیکھ مجرموں کا کیسا انجام ہوا ٭

(۲) فَانْتَقَمْنَا مِنْہُمْ فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ ○ (زخرف آیت ۲۶)

ترجمہ:- اور ہم نے ان سے بدلہ لیا پس دیکھ لے جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا ٭

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰی ہٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِیْنَ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَہُمْ۔ (بخاری)

ترجمہ:- حضرت ابنِ عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے (جب وہ حجر کے مقام سے گذر رہے تھے) فرمایا کہ یہاں کے لوگوں پر عذاب نازل ہوا تھا لہذا تم خوفِ خدا کے ساتھ روتے ہوئے یہاں سے جلدی جلدی گذر جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم پر عذاب نازل ہو ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"انسان جب خدا تعالیٰ کو چھوڑتا ہے تو پھر شیطان کا غلام بن جاتا ہے۔ وہ انسان بہت ہی بڑی ذمہ داری کے نیچے ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانات کو دیکھ چکا ہو۔ پس کیا تم میں سے کوئی ہے جو یہ کہے کہ مَیں نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔ بعض نشان اِس قِسم کے ہیں کہ لاکھوں کروڑوں انسان ان کے گواہ ہیں۔ جو ان نشانوں کی قدر نہیں کرتا اور ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ دشمن سے پہلے اس کو ہلاک کرے گا کیونکہ وہ شدید العقاب بھی ہے جو اپنے آپ کو درست نہیں کرتا وہ نہ صرف اپنی جان پر ظلم کرتا ہے بلکہ اپنے بیوی بچّوں پر بھی ظلم کرتا ہے کیونکہ جب وہ خود تباہ ہو جاوے گا تو اس کے بیوی بچّے بھی ہلاک اور خوار ہوں گے۔ خدا تعالیٰ اس کی طرف اشارہ کرکے فرماتا ہے

وَلَا یَخَافُ عُقْبٰہَا ....

غرض یہ خدا تعالیٰ کے نشانات ہیں ان کو عزّت اور عبرت کی نگاہوں سے دیکھو اور اپنی ساری قوّتوں کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے نیچے استعمال کرو، توبہ اور استغفار کرتے رہو تا خدا تعالیٰ تم پر اپنا فضل کرے"٭ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۹۱، ۱۹۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ وفا (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسبِ معمول اہم مہماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے بارے میں احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

مہدئ موعود کے ذریعہ غلبۂ اسلام مقدّر ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مخلصینِ جماعتِ احمدیہ کو نصیحت فرمائی کہ:-

حضرت مسیح موعود و مہدئ مسعود کے زمانہ میں غلبۂ اسلام کی اس عظیم بشارت کے مطابق جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی وہ اپنی قربانیوں اور جدّوجہد کو اپنی انتہاء تک پہنچانے کی کوشش کریں اور اس امر پر اپنا کامل ایمان اور یقین رکھیں کہ دُنیا خواہ اپنا پورا زور لگالے مگر وہ خدائی ارادوں اور منصوبوں کو ہرگز ناکام نہیں بنا سکتی۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ غلبۂ اسلام کے مقاصد کو کامیاب بنانے کے لئے قائم کیا گیا ہے اسے مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ اپنا قدم اور آگے بڑھائیے۔ جزاکم اللہ خیرًا ٭

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

بائیسواں (۲۲) مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے تمام مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ انصار اللہ کا بائیسواں مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ اخاء ۱۳۵۸ ہش (۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام انصار سے درخواست ہے کہ وہ اِس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ ناظمینِ ضلع خصوصی مہم چلائیں کہ اُن کے ضلع کی کوئی مجلس نمائندگی سے محروم نہ رہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سیّد عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

79 جون 26

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن اپنے ایمان پر ایسے پختہ ہوتے ہیں کہ دنیا کے زلزلے ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش اور کمزوری نہیں پیدا کر سکتے

کوئی شخص اپنی بزرگی اور طہارت کا دعویٰ نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کسی پیارے کو الہاماً کچھ بتایا ہو

جماعت احمدیہ کے افراد کیلئے ضروری ہے کہ ان کے دل میں ایمان کے بارہ میں کوئی شبہ باقی نہ رہے اور وہ دلیری کے ساتھ اپنے ایمان کا اظہار کریں

ہم خدا تعالیٰ کو جو انتہائی پیار کرنیوالا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن پر ہماری کروڑوں جانیں فدا ہوں کس طرح چھوڑ سکتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ اخاء ۱۳۵۷ھش مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم۔اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیات قرآنیہ پڑھیں:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

(الحجرات آیات ۱۶ تا ۱۸)

اور پھر فرمایا:۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولؐ پر۔ یعنی اسلام میں داخل ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا کرتا ہے اور ابتدائی ہدایت انہیں نصیب ہوتی ہے اور اسلام کے متعلق انہوں نے تھوڑا بہت جو کچھ سمجھا ہوتا ہے وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کر کے ہدایت کی راہ میں ترقی کرتے ہیں اور ترقی کرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں:

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا

پھر کوئی شک و شبہ ان کے دل میں باقی نہیں رہتا۔ خدا تعالیٰ انہیں ہر معاملہ میں بصیرت عطا کرتا ہے

جس وقت انسان ایمان لاتا ہے تو قرآن کریم ہی نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ شیطان اپنی سی کوشش شروع کر دیتا ہے بہکانے اور وسوسے پیدا کرنے کی۔ شیطان کے یہ وساوس اور اس کی یہ کوشش ایمان کی ہر سہ جہات سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ

ایمان کے معنے

کئے گئے ہیں زبان سے اقرار کرنا۔ دل سے یقین کرنا اور عمل سے یہ ثابت کرنا کہ جو دل میں بات ہے وہ پکی اور یقینی ہے۔ چنانچہ شیطان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنی زبان سے جو اقرار کرتا ہے اس میں روکیں ڈالے۔ بہت سے لوگوں کے لئے وہ ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ ایمان ہوتے ہوئے بھی اُن کے لئے ایمان کا اقرار کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور بہت سے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اسلام لانے کے بعد اسلام کو چھوڑ دیتے ہیں جیسا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع زمانہ میں ہوا جب کہ عرب بڑی کثرت کے ساتھ ارتداد اختیار کر گئے تھے۔ انہوں نے زبان سے بھی اسلام کا انکار کیا اور اُن کے دلوں میں بھی ایمان باقی نہ رہا۔ پس ہمیں قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان اپنی کوشش میں یہ وار بھی کرتا ہے کہ بعض دفعہ جب آدمی مسلمان ہوتا ہے اور اقرار کرتا ہے میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ اس اللہ پر ایمان لاتا ہے جس کی ذات اور صفات کے متعلق قرآن کریم نے تفصیل سے بیان کیا ہے تو شیطان انسان کے دل میں شبہات پیدا کرتا ہے تاکہ اس سے ایمانی کمزوری سرزد ہو۔

"وَرَسُوْلِهٖ" کا مطلب یہ ہے کہ انسان یہ اقرار بھی کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل ترین اور اکمل ترین مقام جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے محسنِ اعظم کی حیثیت سے۔ انسانِ کامل کی حیثیت سے۔ ایک کامل اور مکمل اور قیامت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک قائم رہنے والی شریعت لانے والے نبی کی حیثیت سے، اُس مقام کو مَیں پہچانتا ہوں آپؐ

بنی نوع انسان کے مُحسنِ اعظم

ہیں مَیں آپؐ کے احسانوں کو پہچانتا ہوں اور اُن کی معرفت رکھتا ہوں۔ آپؐ کی ذات وصفات اور آپؐ کے حُسن واحسان کے نتیجہ میں میرے دل میں آپؐ کی محبّت پیدا ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جو کہا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے تمہاری عملی زندگی میں اُسوۂ حسنہ ہیں اُس اُسوہ کے مطابق انسان اپنی زندگی گزارنے کا اقرار کرتا ہے اور پھر وہ عملاً اسی کے مطابق اپنی زندگی گزارتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتا ہے۔

ایمان کا دوسرا حصہ دلی یقین سے تعلق رکھتا ہے یعنی دل میں ایمان کا پختگی کے ساتھ گڑا ہوا ہونا۔ شیطان انسانی دل میں بھی وسوسہ ڈالتا ہے وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ انسان کے دل میں وسوسہ ڈالے اور ایمان کی جڑوں کو جو انسان کے دل اور دماغ میں ہوتی ہیں اُن کو ہلا دے۔ عمل میں کمزوری پیدا ہو جائے اور دل میں شبہات پیدا ہو جائیں۔ اِس میں وہ بعض دفعہ کامیاب بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ ارتداد کے وقت میں ہوا۔ یہ ایک ایسی مثال ہے جو ایمان کے تینوں حصّوں پر حاوی ہے۔

پس ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہدایت کے حصول کے بعد انسان دین کے میدان میں جتنا کچھ حاصل کرتا ہے اس کے مطابق جب وہ عمل کرتا ہے تو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کی رُو سے گویا وہ تقویٰ کی راہوں کو سمجھتا اور اُن پر کاربند ہوتا ہے۔ قرآن کریم اُس کے لئے ہدایت اور

تقویٰ میں اَور زیادہ ترقّی کے سامان

پیدا کر دیتا ہے۔ انسان کے دل پر جب شیطان کا یہ وار ہوتا ہے تو انسان پر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ خدا تعالیٰ اُس پر رحم کرتے ہوئے اس کی حقیر کوششوں کو قبول کرتا ہے اور اُسے بصیرت عطا کرتا ہے۔ اُسے عزم دیتا ہے۔ اُس کو ثباتِ قدم عطا کرتا ہے۔ ایمان اُس کے دل میں اتنی پختگی کے ساتھ گڑ جاتا ہے کہ شیطان کے حملے ناکام ہو جاتے ہیں۔

ایمان کا تیسرا حصّہ انسانی عمل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ کے مطابق جو کام کر کے دکھا دیا ہے تم اُس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو اس کے اُوپر بھی شیطان حملہ کرتا ہے۔ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ بُھلا دیتا ہے۔ کبھی انسان کے عمل میں کمزوری پیدا کر دیتا ہے۔ کبھی دُنیا کی لالچ کو نیکیوں کی راہ میں حائل کر دیتا ہے۔ کبھی اولاد کی محبّت دین کے راستوں کو تنگ کر دیتی ہے اور دین سے فرار کی راہوں کو کشادہ کر دیتی ہے۔ بہرحال بے شمار طریقے ہیں جو شیطان استعمال کرتا ہے لیکن مومن تو خدا تعالیٰ سے طاقت حاصل کرتا ہے۔ وہ راہیں ہزار ہوں یا لاکھوں جن سے شیطان حملہ آور ہوتا ہے مومن اس کا مقابلہ کرتا ہے اور اُسے شکست دیتا ہے اور "ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا" کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ پھر اس میں یہ جُرأت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ مسلمان ہونے کا اقرار کرے۔ اس کے دل میں

شک وشُبہ کی کوئی گنجائش

باقی نہیں رہتی۔ نہ اس کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے اور نہ اُس کے عمل میں کوئی کمزوری پیدا ہوتی ہے۔

پھر فرمایا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مومن یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہے وہ خدا کا ہے اور اُس کی راہ میں ہر چیز کو قربان کر دیتے ہیں یا اُسی کی اجازت سے استعمال کرتے ہیں اور ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ یہ قربانی ہر وقت ہر انسان سے تو نہیں مانگتا لیکن کبھی مانگتا بھی ہے۔ لیکن جب مومن خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے "ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا" کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں تو اس کے بعد پھر جتنا ہو سکتا ہے وہ خدا کی راہ میں دے دیتے ہیں لیکن نیّت یہ ہوتی ہے کہ اگر سب کچھ چلا جائے گا تب بھی خدا کو نہیں چھوڑیں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن ہمارے ہاتھ سے نہیں چھُٹے گا۔

ہم نے قادیان کو چھوڑا۔ اُس وقت ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے کہ ہم دیکھتے تھے ہمارے دین کی راہوں میں اس قسم کی رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں کہ ہم اس جگہ مرکزیّت کے لحاظ سے اپنی ذمّہ داریوں کو نباہ نہیں سکتے اِس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ پہلے بتایا بھی گیا تھا ہجرت کی اور ربوہ میں آ بسے۔ اُسوۂ نبوی بھی یہی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور اپنے متبعین کے دین کی حفاظت کے لئے مکّہ جیسے شہر کو چھوڑ دیا تھا جہاں خانہ کعبہ تھا جو ساری دُنیا کو ایک کرنے کے لحاظ سے مرکزی نقطہ تھا لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ آپؐ مکّہ کو چھوڑ کر مدینہ چلے گئے لیکن اپنے دین کو نہیں چھوڑا۔ آپؐ نے اور آپؐ کے ساتھیوں نے اپنی ساری جائیدادیں، ساری رشتہ داریاں اور سارے تعلقات اور ایسوسی ایشنز کو چھوڑ دیا اور آرام سے مدینہ چلے گئے اور جب مکّہ کو چھوڑا تو پھر دُنیوی ناطہ سے چھوڑ ہی دیا۔ یہ مَیں اِس لئے کہتا ہوں کہ جب مکّہ فتح ہو گیا تو مسلمان اپنی جائیدادیں واپس لے سکتے تھے لیکن انہوں نے نہیں لیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس مدینہ چلے گئے۔ اگر حالات ایسے ہو جائیں تو اس اُسوہ پر بھی عمل کرنا پڑتا ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ

ایمان کے معاملہ میں

کوئی شک اور شُبہ نہیں ہوتا۔ مومن کو بصیرت حاصل ہوتی ہے اور ثبات حاصل ہوتا ہے اور استقامت حاصل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اُس کے فرشتوں کی حمایت اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ مومن اپنے ایمان پر ایسے پختہ ہوتے ہیں کہ دُنیا کے زلزلے اُن کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں پیدا کر سکتے، ان کو ہلا نہیں سکتے۔

اِس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں یہ فرمایا ہے:۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر نفس اپنے متعلق سب سے زیادہ علم رکھتا ہے مثلاً انسانی خیالات ہیں۔ بہت سے انسانی خیالات صحیح ہوتے ہیں۔ انسان کے دل میں جوش اور قربانی کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ شُبہ والے خیالات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ کمزوری والے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ڈر والے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ عملاً بعض دفعہ انسان ڈرتا نہیں لیکن اس کے دماغ میں آتا ہے اب کیا ہو گا۔ کئی لوگوں کو یہ خیال آجاتا ہے اب کیا ہو گا لیکن مومن اس کو ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ وہ خود تو جانتا ہے کہ اس کے دماغ میں یہ خیال آیا تھا۔

انسان کے دل کے اندر

بعض دفعہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے خواہ معمولی سا ہوتا ہے لیکن وہ کسی کو بتاتا نہیں۔

وہ اپنے ایمان پر پختگی سے قائم رہتا ہے لیکن وسوسہ تو پیدا ہوتا ہے مومن اس کو جھٹک دیتا ہے۔ دل سے نکال کر پرے پھینک دیتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ اس کے دل میں یہ کیفیت پیدا ہوئی تھی جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اسنے نجات حاصل کر لی۔ انسان سے بعض دفعہ بہت سی کمزوریاں سرزد ہو جاتی ہیں اور وہ ظاہر نہیں ہوتیں تو کوئی شخص بھی دوسرے کے متعلق علم نہیں رکھتا جتنا خود انسان اپنے متعلق علم رکھتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی سمجھدار آدمی انکار نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے باوجود اس کے کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ مگر جہاں تک خدا کا سوال ہے کیا تم خدا کو بتاؤ گے اپنے دین کے متعلق کہ تم بڑے پکّے مسلمان اور دیندار ہو؟ گو دوسرے لوگوں کی نسبت تمہارا اپنی ذات کے متعلق علم زیادہ ہے اس لحاظ سے تم اعلم ہو۔ اپنے نفوس کو زیادہ جاننے والے ہو۔ لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ کا تعلق ہے تم نہیں کہہ سکتے کہ خدا تعالیٰ کی نسبت تم اپنے نفس کو زیادہ جانتے ہو۔ تمہارے ظاہر و باطن کو اللہ تم سے بھی زیادہ جانتا ہے۔

مَیں نے ایک دفعہ خطبہ جمعہ دیا تھا مَیں سمجھتا ہوں اخبار الفضل اُسے دوبارہ شائع کرے۔ مَیں نے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

ایک حدیث کے حوالے سے

بتایا تھا کہ کس طرح ہر آسمان پر ایسے فرشتے ہیں جن کا تعلق لوگوں کو مثلاً پہلے آسمان تک لے جا کر خدا کے حضور پیش کرنا ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کے متعلق ایسے فرشتوں کو بھی غلط فہمی ہوتی ہے کہ اُن کے بڑے اچھے اعمال ہیں لیکن خدا تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے ان کے مُنہ پر مار دو ان کے اعمال کیونکہ اُن کے اندر ایسی کمزوریاں ہوتی ہیں جنہیں خدا تعالیٰ قبول نہیں کرنا چاہتا اور فرشتوں سے کہتا ہے ایسے اعمال کو اُٹھا کر باہر پھینک دو۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے تم میں سے ہر شخص اپنے متعلق بھی نہیں کہہ سکتا کہ اُس کی دینی حالت کیا ہے حالانکہ ہر شخص اپنے متعلق سب سے زیادہ جانتا ہے تو جن لوگوں کے متعلق تم اپنے نفس کی نسبت کم جانتے ہو اُن کی دینی حالت کے متعلق کس طرح فتویٰ دے سکتے ہو۔ پس کوئی شخص دوسرے کے متعلق فتویٰ دے ہی نہیں سکتا کہ اس کی ایمانی کیفیت کیسی ہے۔ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

غرض اِن آیات میں بڑا عجیب مضمون بیان ہؤا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ کیا تم اپنے نفس کے متعلق، اپنے دین کے متعلق خدا کو بتا سکتے ہو؟ جب ایسا نہیں کر سکتے تو پھر تم دوسروں کے متعلق کیسے بتا سکتے ہو کہ ان کی دینی حالت کیا ہے۔ آیا اُن کے اعمال کو خدا نے قبول کر لیا۔ ان کے دل کی حالت کو

پکّے مسلمان کی حالت کے مطابق

پایا اور اس کے اقرار میں کوئی بناوٹ اور کوئی تصنّع نہیں پایا۔ پس تم دوسرے آدمی کے متعلق کیسے کہہ سکتے ہو جب کہ اپنے متعلق بھی نہیں کہہ سکتے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز خدا تعالیٰ کے علمِ کامل سے پوشیدہ نہیں وہ ہر چیز کو جانتا ہے (مگر تم نہیں جانتے)

اِسی تسلسل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ فرمایا بعض لوگ تم پر اپنے اسلام کا احسان جتلاتے ہیں۔ ایسے گروہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں تو نہیں ملتے۔ قرآن کریم کی شریعت تو قیامت تک ممتد ہے اِس لئے ایسے لوگ قیامت تک پیدا ہوتے رہینگے جو اپنے اپنے وقت میں یہ احسان جتاتے رہیں گے کہ ہم قربانی کرتے ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں فدائیت اور ایثار کے نمونے پیش کرتے ہیں۔ تم کس پر احسان جتاتے ہو خدا پر تو احسان نہیں جتایا جا سکتا کیونکہ تم نے جو کچھ اس کے حضور پیش کیا ہے وہ اُسی نے تو تمہیں دیا تھا اسی میں سے تم نے واپس کیا تم نے خدا پر کیا احسان کیا ہے اگر کسی اَور کی خاطر کیا ہے تو وہ تمہاری کوئی نیکی نہیں۔ وہ اسلام نہیں پھر تو وہ خوشامد ہو گی۔ پھر تو وہ ریاکاری ہو گی۔ پھر تو وہ دُنیا داری ہو گی۔ وہ تقویٰ اور طہارت تو نہیں ہو گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر یہ بات سچ ہے کہ واقع میں تم پکّے اور سچّے اور حقیقی مسلمان ہو اور خدا تعالیٰ نے تمہیں اَنْ ھَدٰکُمْ لِلْاِیْمَانِ ایمان کی راہوں کی طرف ہدایت دی ہے تو یہ تو خدا کا تم پر احسان ہے۔ تمہارا تو خدا پر کوئی احسان نہیں اور پھر اس سے اگلی آیت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

پر اِس سارے مضمون کو ختم کیا ہے فرمایا جو تم عمل کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح واقف ہے اِس لئے خدا تعالیٰ کے متعلق حکم لگانا انسان کا کام ہی نہیں وہ تو مالک ہے جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے نہ بخشے یہ میرا اور تمہارا کام ہی نہیں لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بعض اصول اور اپنی سُنّت اللہ کے طور پر بعض چیزیں بتائی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَیں

بَصِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ہوں تم جو بھی عمل کرتے ہو اُن کی اچھائی اور بُرائی اُن کا ظاہر اور باطن مجھ سے پوشیدہ نہیں یہ مَیں نے فیصلہ کرنا ہے کہ کون مومن ہے اور کون کافر تم نے یہ فیصلہ نہیں کرنا۔ مثلاً جہاں تک جزاء و سزا کا تعلق ہے جب ہم مرنے کے بعد اُٹھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں فیصلے ہوں گے تو پھر وہاں پتہ لگ جائے گا کہ کون مومن ہے اور کون کافر کیونکہ کسی کے ایمان اور کفر کا فیصلہ تو خدا نے کرنا ہے اپنے زور پر تو کسی نے نہ جنّت میں جانا ہے اور نہ کسی نے جنّت میں جانے سے کسی دوسرے کو روکنا ہے۔ یا پھر بعض اصول ہیں جو قرآن کریم نے بتائے ہیں مثلاً یہ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خود خدا تعالیٰ بتا دیتا تھا کہ یہ منافق ہے۔ بعض لوگوں کے متعلق خدا تعالیٰ بتا دیتا تھا کہ یہ ہیں تو منافق مگر ابھی کسی کو بتاؤ نہیں۔ کسی کے متعلق خدا تعالیٰ بتا دیتا تھا کہ یہ جنّتی ہے اس کا انجام بخیر ہو گا لیکن اسے بتاؤ نہیں۔ اس کو چلنے دو اسی طرح۔ پس یہ تو

خدا تعالیٰ کی شان

ہے بندوں کا اِس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

دو باتیں خاص طور پر ایسی ہیں جن کی طرف مَیں اِس وقت احبابِ جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ کی رُو سے کوئی شخص اپنے دین یا اپنی بزرگی اور طہارت کے متعلق خدا تعالیٰ سے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ مَیں ایسا ہوں نالائقی کے متعلق تو لوگ کہا ہی نہیں کرتے بزرگی کے متعلق بھی کوئی نہیں کہہ سکتا۔ ہم نے تو خدا تعالیٰ کو نہیں بتانا کہ ہم تیرے پیارے

ہیں۔ پیار تو خدا نے دینا ہے اور ہم اُسے بتائیں کہ ہم تیرے پیارے ہیں اور کوئی شخص دوسرے کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کسی پیارے یا ولی کو الہاماً کچھ بتایا ہو اور یہ اِس وقت میرے مضمون کا حصّہ نہیں۔

دوسرے یہ کہ جماعتِ احمدیہ کے لئے یہ

نہایت ہی ضروری

ہے کہ وہ

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا

کے مقام کو حاصل کرے۔ دوستوں کے دل میں ایمان کے بارہ میں کوئی شک اور شُبہ باقی نہ رہے اور دلیری کے ساتھ اپنے ایمان کا اظہار کریں اور اس بات کا برملا اقرار کریں کہ وہ خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ مَیں تو جیسا کہ خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق قرآن کریم نے بیان کیا ہے اس پر ایمان لاتا ہوں اور اس خطبے میں بھی اعلان کر رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم اتنی قسمیں کھانے کے لئے تیار ہیں جتنی خدا تعالیٰ کی صفات اور اس کی تجلّیات ہیں اور اگر دوست یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام پر ایمان لاتے ہیں تو اس کا دلیری کے ساتھ اقرار کریں اور اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ نہیں۔ خدا کے شریک بھی ہیں اور خدائے واحد و یگانہ پر ایمان نہیں لاتے تو پھر اپنے اسلام کا بالکل اقرار نہ کریں۔ جھوٹ نہ بولیں۔ نہ لوگوں کے سامنے جھوٹ بولیں اور نہ خدا کے سامنے۔

پھر مَیں یہ بھی ایمان رکھتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور ارفع ہیں۔ ہر ایک رسول جو آپؐ سے پہلے گزرا اس پر بھی احسان کرنے والے ہیں۔ انہوں نے بھی جو کچھ پایا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا تھا خدا اور اُن کے درمیان کوئی اَور وسیلہ یا شفیع نہیں بنا تھا۔ یا اپنی قوتِ قدسیہ سے برکتیں دینے والا کوئی نہیں تھا سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ آپؐ عظیم انسان ہیں۔ آپؐ انسانِ کامل ہیں۔ آپؐ

دُنیا کے محسنِ اعظم

ہیں۔ آپؐ اتنا حُسن رکھنے والے ہیں اپنے اعمال میں، اپنی زندگی میں، اپنے رہن سہن میں، اپنے معاشرہ میں کہ کسی ماں نے ویسا بچّہ جنا اور نہ جَن سکتی ہے یہ میرا ایمان ہے اور مَیں اس کا برملا اظہار کرتا ہوں باقی دُنیا جو سمجھتی ہے اس کے متعلق کہتی رہے مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اگر کوئی صاحب میرے خرچ پر میرے پاس تحقیق کرنے کے لئے آئیں اور ایک سال تک رہیں اور سال بھر مجھے فحش گالیاں دیتے رہیں تب بھی مَیں مسکراتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں ہوگی۔ لوگ گالیاں دیتے ہیں تو دیتے رہیں جس چیز کی مجھے فکر ہے وہ یہ ہے کہ میرا خدا مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ اور پھر فرماتے ہیں مَیں اِس یقین پر قائم ہوں کہ اگر مَیں ذرّہ بھر بھی اپنے خدا کا انکار کروں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام مَیں نے پہچانا ہے اور جس کی معرفت اور عرفان حاصل کیا ہے اس کا انکار کروں تو میرا ربّ ناراض ہو جائے گا۔

پس اگر آپ کے دل کی بھی یہی کیفیت ہے تو آپ کس سے ڈرتے ہیں آپ اپنے ایمان کا برملا اظہار کریں۔ دُنیا کو ہم کچھ نہیں کہتے۔ ساری عیسائی دُنیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہتی رہی ہے۔ ایسا تو دُنیا میں ہوتا چلا آیا ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں اسلام نے ساری دُنیا پر غالب آنا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس منصوبہ کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے مہدیؑ کو پیدا کر دیا اور ہمیں اس پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان لانے کی توفیق

عطا کی۔ یہ ایک حقیقت ہے ہم اس حقیقت سے فرار کیسے اختیار کر لیں۔

پس یہ جو آیات مَیں نے اِس وقت پڑھی ہیں ان میں اس مضمون کا تسلسل ہے اور یہ ایک بڑا لطیف مضمون ہے جو بیان ہؤا ہے۔ اِن آیات میں بتایا گیا ہے کہ مومن کون ہوتا ہے۔ فرمایا مومن وہ ہے جو اللہ کی معرفت حاصل کرے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع مقام کو پہچانے اور محمدؐ کی لائی ہوئی ہدایت کی راہ پر چلتے ہوئے اس مقام تک پہنچ جائے کہ

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا

اس کے دل میں کوئی شک اور شُبہ باقی نہ رہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ مَیں نے تفصیل سے بتایا ہے شیطان کے سارے حربے اور ہر قسم کے وسوسے ناکام ہوں یعنی انسان کا خدا اور اس کے رسولؐ پر جو ایمان ہوتا ہے جس کا وہ زبان سے اقرار کرتا ہے دل میں اس کے بارہ میں یقین ہوتا ہے اور عمل سے یہ ثابت کرتا ہے کہ جو بات اس کے دل میں ہے وہ سچّی ہے، اس میں کمزوری پیدا کرنے کے لئے شیطان حملے کرتا ہے وہ حملے ناکام ہو جائیں اور پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ کے مزید فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے علیٰ وجہ البصیرت خدا تعالیٰ کے حضور ہر چیز پیش کر دی جائے۔

پھر وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کی رُو سے انسان یہ عہد کرتا ہے کہ اے خدا! ہر چیز تیری ہے جسے ہم تیرے حضور پیش کر دیں گے۔ پھر وہ کبھی کروڑ میں سے ایک پیسہ مانگ لیتا ہے اور کہتا ہے باقی تم اپنے پاس رکھ لو اور کبھی وہ پانچ ہزار میں سے پانچ ہزار لے لیتا ہے۔ ایک شخص کا ایک ہی مکان ہے اُسے جلا دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا۔ مکان جل جانے کی وجہ سے اپنے ربّ کو تو نہیں چھوڑتا۔ ایسے موقع پر مومن کہتے ہیں ہم اپنے ربّ پر راضی ہیں۔ پھر فرمایا

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ

جو لوگ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں صادق ہوتے ہیں اُن کی علامت یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے ربّ سے راضی ہوتے ہیں۔ پھر اِس شُبہ کا ازالہ کیا کہ محض ظاہری اعمال کافی نہیں۔ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ خدا کو مَیں نے اپنے دین کے معاملہ میں کچھ نہیں بتانا وہ تو علاّم الغیوب ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بتانا ہے کہ وہ مجھ سے کتنا پیار کرتا ہے۔ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ مَیں اپنے متعلق بھی نہیں بتا سکتا کیونکہ خدا مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اُس کے علم کا کوئی اندازہ ہی نہیں۔ میرے علم کو اس سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ وہ علاّم الغیوب ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اس کو جاننے والا ہے اور ہر چیز کا عِلم رکھنے والا ہے۔ کیا مَیں اُس خدا کو بتاؤں گا جو علاّم الغیوب ہے۔ لیکن مَیں نے اس سے یہ علم حاصل کرنا ہے کہ وہ مجھ سے پیار کرتا بھی ہے یا نہیں یا پیار کرتا ہے تو کتنا پیار کرتا ہے۔

مَیں نے بتایا تھا شروع خلافت میں خدا تعالیٰ نے مجھے یہ سبق دینا تھا کہ مَیں ہر

موقع پر تیری ہدایت کا سامان پیدا کروں گا۔ چنانچہ ایک دن ظہر کی نماز کے بعد گھر میں آکر مَیں نے سُنّتوں کی ادائیگی شروع کی تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عینِ عالمِ بیداری میں

میرے سامنے خانہ کعبہ آگیا اور مَیں نے دیکھا کہ میرا مُنہ کوئی ایک سُوت کے برابر بائیں طرف ہے۔ خانہ کعبہ کی سیدھ میں نہیں ہوں۔ چنانچہ مَیں نے اپنا مُنہ ٹھیک کر لیا اور نظارہ بدل گیا۔ مَیں نے سوچا تو میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ خانہ کعبہ تو ہزارہا میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ بالکل چھوٹی سی جگہ ہے اُس کی طرف ہر نمازی کا مُنہ ہو، یہ بات محلِ نظر ہے کہ لوگوں کا مُنہ عین اُس کی طرف ہوتا ہوگا لیکن صرف جہتِ قبلہ کا خیال رکھا جاتا ہے ابھی تک ایسا کوئی آلہ ایجاد نہیں ہوا جس سے ہم پتہ کر سکیں کہ نمازی کا مُنہ عین خانہ کعبہ کی طرف ہے۔ غرض مَیں سمجھ گیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بڑے پیار سے یہ بشارت دی ہے کہ جس مقصود کے لئے تجھے نائب اور خلیفہ مقرر کیا گیا ہے اس مقصود کے حصول میں اگر تُو غلطی کرے گا تو مَیں خود تجھے سیدھا راستہ دکھا دوں گا مجھے اس سے بڑا لطف آیا اور مَیں نے خدا تعالیٰ کی بڑی حمد کی۔

پس یہ تو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتانا ہے کہ وہ ہم سے کتنا پیار کرتا ہے۔ مَیں نے بتایا ہے کہ ہماری جماعت میں کوئی گھرانہ ایسا نہیں ہوگا جسے خدا تعالیٰ نے اپنے پیار کے جلوے نہ دکھائے ہوں حتّٰی کہ بچّوں کو بھی معمولی باتوں کے متعلق سچّی خوابیں آتی ہیں۔ غیب کا علم تو صرف خدا جانتا ہے۔ بات معمولی ہو یا بڑی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا جب تک کوئی بات غیب میں ہے اس کا علم سوائے خدا کے اَور کوئی نہیں جان سکتا۔ جس عورت نے کل بچّہ جننا ہے اس کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا کہ لڑکی ہوگی یا لڑکا۔ جس آدمی کی بھینس نے پرسوں بچّہ دینا ہے اس کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا کہ "کٹّا" دینا ہے یا "کٹّی"۔ یہ تو خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ پس بچّوں کو اُن کی عقل کے مطابق اور بڑوں کو اُن کی سمجھ کے مطابق خدا تعالیٰ اپنے پیار کے جلوے دکھاتا ہے۔

غرض یہ خدا ہے جو اِس قدر پیار کرتا ہے۔ کیا تم اس کو چھوڑ کر یہ اعلان کر دو گے کہ تم

خدائے واحد و یگانہ

پر ایمان نہیں لاتے اور محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن پر ہماری ہزار جانیں، نہیں لاکھوں بلکہ کروڑوں جانیں فدا ہوں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے؟ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ پس نہ ہم خدا کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ سکتے ہیں مگر اس کے لئے بھی ہمارے پاس اپنی کوئی طاقت نہیں۔ اپنی قوّت پر ہم بھروسہ نہیں کر سکتے۔ احباب دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو یہ طاقت عطا کرے جو تعلق اس کا اللہ کے ساتھ پیدا ہو گیا ہے اس کے اندر کبھی کوئی کمزوری نہ آئے اور محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن و احسان کے جلوے دیکھ کر آپؐ کی جو محبّت ہمارے دلوں میں پیدا ہوئی ہے، وہ سرد نہ ہو بلکہ آپؐ کی محبّت کی آگ اَور بھی زیادہ بھڑکتی رہے۔ خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر اور اس سے قوت حاصل کئے بغیر ہم ایسا نہیں کر سکتے اسی لئے ہر نعمت جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اُسے دیکھ کر انسان کی زبان سے یہی نکلتا ہے ولا فخر اس میں انسان کے لئے کوئی فخر کا مقام نہیں کیونکہ یہ دینے والے خدا نے دیا جو بڑی عظمتوں والا اور بڑی شان والا ہے ۞

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

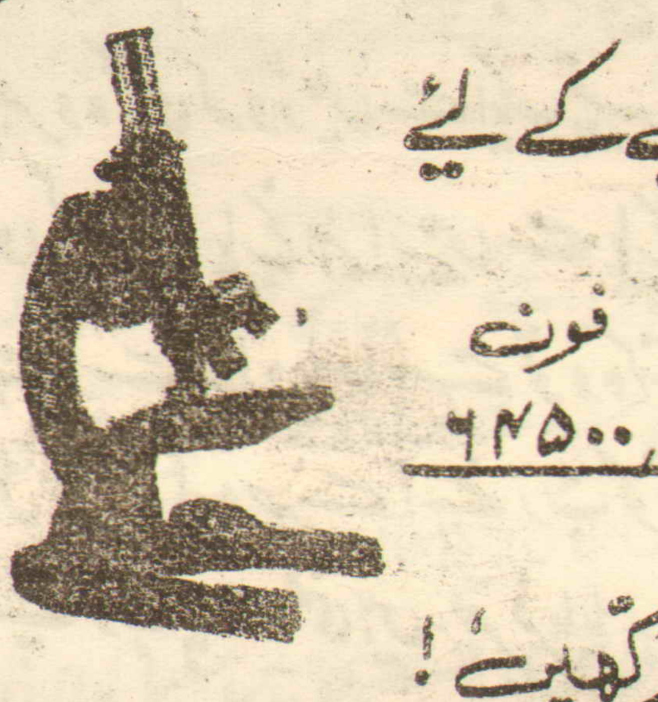

الائیڈ سائنٹیفک سٹورز

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

قدیمی — اوّلین — شہرۂ آفاق

دواخانہ حکیم نظام جان

ہر قسم کے مفید مشورہ کے لئے

دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی خدمات حاصل کریں۔

مینجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

اسلام آباد و راولپنڈی

میں پلاٹس و بنگلہ جات کی فوری

خرید و فروخت کے لئے

قریشی پراپرٹی سنٹر

K 82 ظفر الحق روڈ راولپنڈی

سے رجوع کریں

— خوشخبری —

جائیداد کی خرید و فروخت میں

تعاون کرنے والے منفرد قابلِ اعتماد

ادارہ کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

طاہر آباد کالونی کے واحد

— فروخت کنندگان —

انیس اسٹیٹس اقصےٰ روڈ نزد مسجد احمد گولبازار ربوہ

جائیداد کی

خرید و فروخت کے لئے

بہترین با اعتماد اور مخلص ادارہ جس کا نصب العین دیانت۔ خدمت اور شرافت ہے وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقعہ دیں۔

راجپوت پراپرٹی ڈیلر افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

کراچی میں جائیداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ۔ مکان، کوٹھی وغیرہ کے لئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے۔

لینڈ مارکس

۱۰۳ سی ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا بی "کراچی"

فون ۱- ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۰۸۳۴

کوٹھی۔ مکان۔ پلاٹ زرعی زمین کی خرید و فروخت کیلئے

فضل عمر کنسٹرکٹر پراپرٹی ڈیلرز

— آپ کا مخلص، مستعد، معاون ادارہ —

نزد ریلوے پھاٹک اقصےٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیداد کی خرید فروخت کے لئے
باا عتماد ادارہ

نیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون نمبر ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱

ریلوے روڈ نزد ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور
نسخہ جات کی تیاری کے لئے
لائق صد اعتماد ادارہ

الکیمسٹس
فون ۴۱۶۶۴
(EL-KEMISTS)
سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا، ریڈیو پاکستان
پاکستان اٹامک انرجی کمیشن ایچ۔ ایف۔ ایف اور
نسپاک (NESPAK)
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سنیما اچھرہ لاہور فون نمبر ۴۱۰۹۷۴
(ایرکنڈیشنڈ)
اور
۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور (ایرکنڈیشنڈ)

پروپرائٹر: میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور
سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے
فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰ منٹگمری روڈ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

دانت مت نکلوائیے

ورنہ عمر بھر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی

اینٹی پائیوریا	(ANTI PYORRHEA) قیمت	۱۵/-
اینٹی کیریز	(ANTI CARIES) قیمت	۱۵/-
پائیوریا منجن	(PYORRHEA POWDER) قیمت	۱۵/-
ٹوتھ کیور	(TOOTH CURE) قیمت	۲/-

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور پر
تشریف لائیں

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ (بالمقابل ایوانِ محمود) ربوہ میں
ہر ماہ کی آخری جمعرات اور جمعہ کو

مطب فرمایا کریں گے

ربوہ اور اس کے قرب و جوار کے مریض ان
دو دنوں میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
جمعرات: تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ: صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک

منیجر مشہور دواخانہ ربوہ

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

قرآن پبلیکیشنز کی مطبوعات

۱۔ قرآن کریم معرّیٰ بطرز یسرنا القرآن بڑا سائز	۳۰/- روپے
۲۔ قرآن کریم معرّیٰ بطرز یسرنا القرآن حمائل سائز	۱۲/- "
۳۔ قرآن کریم مع اردو ترجمہ تفسیر صغیر حمائل سائز	زیر طباعت
۴۔ قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ حمائل سائز	
۵۔ " " "	۸/- "
ان کے علاوہ پہلے پانچ سپارے اعلیٰ کاغذ خوبصورت جلد الگ الگ بھی مل سکتے ہیں	۱۸/- "

ضرورت ہے

۱۔ ڈرائیور۔ تجربہ ۵ سال
تنخواہ ۵۰۰/- روپے
۲۔ چوکیدار۔ فوجی ریٹائرڈ شدہ ہو
تنخواہ ۲۷۴/- روپے ماہانہ
۳۔ پرچیز آفیسر۔ تجربہ ۵ سال کم از کم
درخواستیں امیر جماعت کی
تصدیق شدہ ہونا ضروری ہیں

پاکستان چپ بورڈ

پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی
خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ)
انس مارکیٹ ربوہ فون نمبر ۵۳۵

٭سمن برگ ٭ سمن زار و رحمان آباد

هاؤسنگ سکیموں کی شاندار کامیابی کے بعد اٹلس انٹرنیشنل کی جانب

سے جدید دور کی عمدہ سہولیات سے آراستہ ایک اور

عظیم الشّان رہائشی منصوبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحمرا ٹاؤن

ایل ڈی اے
سے
منظور شدہ

محلِّ وقوع

یونیورسٹی نیوکیمپس سے صرف ۲½ میل
کے فاصلے پر۔

پلاننگ

جدید ترین تیکنیک سے آراستہ و
مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق

بینک

مُسلم کمرشل بنک۔ وحدت روڈ۔ لاہور

نقشہ
مُلحقہ آبادی

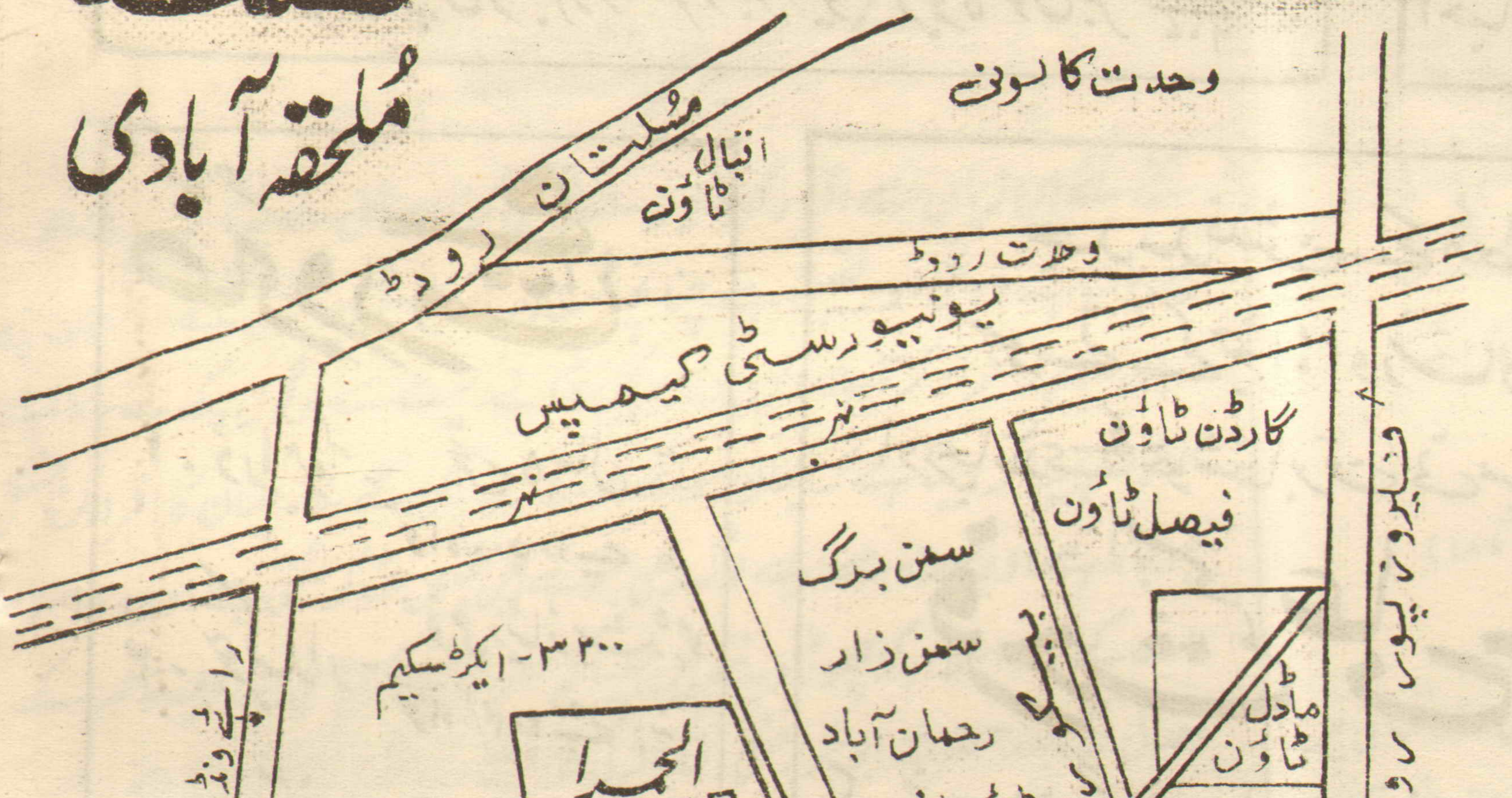

خصُوصیّات

- جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام
- تعلیمی وطبّی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال
- سرسبز و شاداب علاقہ
- تفریح کے لئے پارک
- وسیع و عریض شاپنگ مرکز
- بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام
- مسجد ○ مہذّب ماحول ○ کشادہ سڑکیں

بیرُن ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ

پراسپکٹس دفتر سے مُفت حاصل کیجئے۔ دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اوقاتِ رابطہ:۔ صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر — ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات — فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

ڈیولپمنٹ کا
آغاز کر دیا گیا ہے